جناب ذوالفقار علی (ایم۔اے)

نظریہ ارتقاء کا اجمالی جائزہ

آج سے سات ہزار سال پہلے بھی انسان جسم وجان اور دل و دماغ کا ایسا ہی مالک تھا جیسا کہ آج ہے، اپنے ارد گرد کے ماحول کو دیکھ کر اس نے اپنے آپ کو دوسری مخلوقات پر برتر ثابت کیا۔ سمندری سفروں کے لیے کشتیوں کی ایجاد، شکار کے لیے تیروں کی ایجاد، برتن سازی، عمدہ مکانات، پانی کا ذخیرہ کرنے کے لیے بڑے بڑے بند، اور اس قسم کی سینکڑوں دوسری ضروریات پوری کرلیں تھیں۔

مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ انسانی عقل وشعور ترقی کرتا چلا گیا۔ مختلف آلات ایجاد ہوئے۔ دھاتیں عام مستعمل ہوئیں، کاغذ، ادویات، اور آلاتِ جراحی تک ایجاد ہوگئے۔ اور علم النجوم کے ذریعے انتہائی درست کیلنڈر رائج کر دیا گیا۔

مصر، بابل، چین، وادیٔ سندھ، کریٹ، جیسے شہر ابتدائی سائنس کے مرکز شمار کئے جاتے تھے۔ بعد میں یونان نے ان مراکز کی جگہ لے لی۔ طالیس، انیکسی مینڈر، فیثاغورث سقراط، بقراط، افلاطون، ارسطو یونان کے مشہور سائنس دان ہوگزرے ہیں۔ ان کا زمانہ ۶۲۵ ق م۔ ۳۲۲ ق م کے درمیان تھا۔

یونان کے بعد اسکندریہ (مصر) میں سائنسی ترقی شروع ہوئی۔ یہاں اقلیدس، ارشمیدس اور ہیروفیلوس نے سائنسی ترقی میں خوب اضافہ کیا ان کا دور ۳۲۲ ق م سے ۲۱۲ ق م تک تھا۔

اس کے بعد رومی دور آیا بطلیموس، جالینوس اس دور کے عظیم سائنسدان تھے۔

اس کے بعد یورپ پر تاریکی کے بادل چھائے رہے۔ ہر طرف گندگی کے ڈھیر اپنا نظارہ کراتے تھے۔ پیرس اور لندن جیسے شہروں میں مکانات لکڑی کے ہوتے تھے جن کی درزوں

پر گارا لپا ہوتا تھا اور چھتیں پرالی یا سرکنڈوں کی ہوتی تھیں ہر طرف لق و دق صحرا اور بے راہ جنگل دکھائی دیتے تھے۔

چھٹی صدی عیسوی میں راہنمائے عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو دنیا کو علم سے روشناس کرایا۔ علم کو پھیلایا۔ اور انسان کو حقیقت کی طرف غور و فکر کرنے کی دعوت دی مسلمانوں میں عظیم المرتبت سائنس دان پیدا ہوئے۔ جابر بن حیان، محمد بن موسیٰ الخوارزمی یعقوب بن اسحاق الکندی، محمد بن زکریا رازی، ابو نصر فارابی، ابن سینا، ابن الہیثم، ابو ریحان البیرونی جیسے سائنس دانوں نے اپنا نام پیدا کیا۔

آج یورپ جس سائنس کا ڈھنڈورہ پیٹ رہا ہے وہ مسلم سائنسدانوں کی مرہونِ منت ہے مسلم سائنسدانوں نے اہل یورپ کو تعلیم دی جن کی بدولت وہ جہالت سے نکل کر ترقی کی راہوں پر گامزن ہوئے۔

گزشتہ چند صدیوں سے " ارتقاء" کے بارے میں مختلف نظریات قائم کئے گئے ہیں یونانی فلسفیوں کے نزدیک " ارتقاء" کی نوعیت " سیڑھی" کی سی تھی، اس سیڑھی کا نچلہ حصہ جمادات کا تھا۔ اس سے اوپر نباتات کا، اس سے اوپر آبی حیوانات کا۔ اس سے اوپر خشکی کے جانوروں کا اور سب سے اوپر انسان کا جو اشرف المخلوقات ہے البتہ اُن کا کہنا تھا کہ سیڑھی کے یہ زینے ہمیشہ سے یوں ہی ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ ایک نوع کی اشیا ترقی کرکے دوسرے زینے پر پہنچ جائیں۔

انسان اور دیگر انواع کے نظریات جو آج کل سائنس سے ثابت کئے جا رہے ہیں ان میں وحی الٰہی کا دخل نہیں۔ بلکہ محض عقل کو دوڑایا جا رہا ہے۔ اسی لیے چند سالوں کے بعد یہ سرے سے ہی غلط ثابت ہو جاتے ہیں۔

ہزاروں سالوں سے وحیِ الٰہی کی کتب میں " ارتقائے حیاتی" کا ذکر موجود ہے۔ جیسا کہ عہد قدیم میں "مخصوص تخلیق" (SPECIAL CREATION) کا نظریہ پایا جاتا ہے

اس نظریے کا انحصار یہ مصرعہ ہے کہ

"God made the world in six days and man came last"

قرآن مجید سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔
ھو الذی خلق السموت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش، یدبر الامر (۳ : ۱۰)

قرآن مجید اور دوسری کتب مقدسہ کا نظریہ یہ ہے کہ :
"ہر قسم کا حیوان یا پودا جو آج موجود ہے وہ اسی شکل میں معرض وجود میں آیا تھا جس شکل میں آج ہے۔ اس نظریے کے مطابق زندگی کا آغاز جب سے ہوا۔ اس وقت سے لے کر آج تک کسی شے کی شکل نہیں بدلی اور نہ کوئی اہم تبدیلی واقع ہوئی ہے یعنی انواع غیر متبدل ہیں نسلاً بعد نسلٍ اسی طرح چلی آ رہی ہیں"۔

گزشتہ صدی تک بہت سے لوگ اور سائنس دان جن میں لیناکس، کوویئر اگاسنر، اوون اسی بات پر یقین رکھتے تھے۔ کہ انواع علیحدہ علیحدہ تخلیق سے پیدا ہوئیں۔
سترھویں صدی میں "فرانسیسکو ریڈی" اٹلی کے ایک طبیب نے پہلی مرتبہ اس نظریے کی مخالفت کی اس نے کہا کہ :
"اگر گوشت پر مکھیاں نہ بیٹھیں تو سنڈیاں پیدا نہیں ہوتیں"۔
اس سے قبل خیال تھا کہ گوشت کے دیر تک پڑے رہنے سے سنڈیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

۱۸۰۹ء میں ایک فرانسیسی سائنسدان "ثوان لمارک" نے یہ نظریہ پیش کیا کہ
"اونچے درجے کے حیوانات نے سادہ قسم کے حیوانات سے ترقی کر کے موجودہ شکل اختیار کی ہے"۔

موجودہ نظریہ ارتقاء انسانی کا اصل موجد چارلس ڈارون (۱۸۰۹ — ۱۸۸۲) ہے لمارک اور ڈارون کی تحقیقات میں پچاس برس کا فاصلہ ہے اس دوران درجنوں سائنسدان ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مگر وہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ نہ کر سکے

ڈارون اور اس کی تحقیق :

ڈارون (۱۸۰۱ - ۱۸۸۲) وہ سائنسدان تھا جس نے زندگی کے تمام پہلوؤں کو خالص قدرتی مظاہر کے طور پر دیکھا۔ اس نے جوانی کی عمر میں پانچ سال تک بیگل جہاز

میں جنوبی امریکہ کے "Galapagos" جزیرے اور دوسری جگہوں سے مختلف قسم کے حیوانات اور پودے جمع کیے اور اُن پر تحقیق کرنے کے بعد اس نے ایک کتاب

" NO The origin of species by Means of natural selection"

(انواع کا قدرتی انتخاب کے ذریعے پیدا ہونا) لکھی یہ کتاب اس کی ۲۸ برس کی تحقیق تھی۔ سیاحت سے واپسی پر وہ مختلف انواع کے پرندے، پودے، گھونگے، سیپ پتھر کے ٹکڑے، ہڈیوں کے ڈھانچے جمع کرکے واپس لندن لایا تھا یہاں پر وہ تحقیق کرتا رہا اور پھر ارتقاء کا نظریہ پیش کیا۔

ڈارون کا نظریہ قدرتی انتخاب

(Theory of natural Selection)

۱: کارخانہ قدرت میں افراد اور انواع کے اندر ہر درجہ کا تبدل پایا جاتا ہے۔

۲: ہر نوع کا تعداد میں بڑھنے کی طرف رجحان بڑی حد تک موجود ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انواع کی آبادی تقریباً ایک جیسی رہتی ہے۔ کیونکہ دشمن کے حملے۔ بیماری اور موسم کی وجہ سے افراد ختم ہو جاتے ہیں۔

۳: زندگی کو بچانے کے لیے کش مکش "struggle for existence" جاری ہے۔ جن افراد (انواع) کی امتیازی خصوصیات (variations) حالات کا مقابلہ نہیں کرسکتیں وہ مٹ جاتے ہیں۔ اور جن کی امتیازی خصوصیات موافق ہوں وہ زندہ رہتے ہیں۔ اور تولیدی عمل سے آگے بڑھتے جاتے ہیں۔

مختصراً ہم یوں بیان کرسکتے ہیں کہ،

"زندگی میں ارتقاء صرف کش مکش کی وجہ سے ہے اور اسی کش مکش کی وجہ سے انسانیت ترقی کرتی ہے۔ زندہ رہنے کا حق صرف اسی کو ہے جو طاقت ور ہو۔"

تنقید:

۱: ڈارون کہتا ہے کہ ہر جاندار ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف بڑھتا ہے۔ حالانکہ تمام جاندار آپس میں مختلف ہیں۔ یہ اختلاف کیسے پیدا ہوا؟ اور اب تک جو چیزیں جہاں تک جا چکی ہیں۔ انہوں نے مزید ترقی کیوں نہیں کی۔

۲: ڈارون کہتا ہے کہ "struggle for existence" زندگی کو بچانے کے لیے جدوجہد ضروری ہے اس نظریے نے انسان کو درندہ بنا دیا ہے اس نظریے کے مطابق "might is right" جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا مفروضہ درست ٹھہرتا ہے۔

"survival of the fittest" بقاء اصلح کی خاطر انسان کا رجحان مادی ترقی کی طرف ہو گیا۔ تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ طاقت اکٹھی کر کے اپنا دفاع کرے، اسی چیز نے آج دنیا کو خوفناک جنگ کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔

اس نظریے نے انسان کو ظالم اور جابر بننے کا جواز بخشا ہے اور بخل، خود غرضی تنگ نظری، خیانت، ریاکاری، سنگدلی اسی نظریے کا تحفہ ہیں۔

اسی نظریے نے انسانیت سے رحم دلی، محبت، اُلفت، تعاون، خوف خدا نکال کر مادی طاقت و قوت کی پرستش شروع کرائی۔

مذہب سے بغاوت کا سبب یہی نظریہ ہے" اسی نظریے کی بدولت، ہٹلر، نپولین اور مسولینی جیسے اشخاص پیدا ہوئے۔ اور جنگ عظیم اوّل و دوئم اسی کا نتیجہ تھیں۔

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ العالی کے معرکۃ الآراء دروس القرآن

معالم العرفان

کی جلد ۷ مارکیٹ میں آگئی ہے جو سورۃ الأعراف کے مضامین پر مشتمل ہے

صفحات پونے سات سو ۶۷۵ — کاغذ، طباعت، کتابت عمدہ
مضبوط خوبصورت جلد — قیمت ایک سو پچپن روپے ۱۵۵/-

ملنے کا پتہ:- مکتبہ دروس القرآن مدرسہ نصرۃ العلوم فاروق گنج گوجرانوالہ